(مضامینِ علمیہ)

ایک حدیث کی تشریح

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد زید مجدہم
مُدرّس و نائب مُفتی و فاضل جامعۂ مدنیّہ

روی عبدالرزاق بسندہ عن جابر بن عبداللہ الانصاری قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اوّل شئ خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ۔ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی۔ فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء الاوّل القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاوّل حملۃ العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث بقیۃ الملائکۃ ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاوّل السماوات ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنۃ والنار ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاوّل نور ابصار المومنین ومن الثانی نور قلوبھم وھی المعرفۃ باللہ ومن الثالث نور السنتھم وھو التوحید لا إلہ الا اللہ محمّد رسول اللہ (الحدیث) المورد الروی فی المولد النبوی لملا علی قاری

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے یہ بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر اشیاء کی تخلیق سے پہلے سب سے پہلی کیا چیز پیدا کی۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے جابر اللہ نے دیگر اشیاء کی تخلیق سے پہلے تیرے نبی کا نُور اپنے نُور سے پیدا کیا۔ وہ نُور اللہ کی قدرت سے جہاں اللہ نے چاہا گردش

کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا نہ جنّت تھی نہ دوزخ تھی نہ فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین تھی نہ سورج تھا نہ چاند تھا اور نہ کوئی جن تھا نہ کوئی انسان تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اُس نُور کے چار حصّے کیے۔ پہلے حصّے سے قلم کو دوسرے سے لوح کو اور تیسرے سے عرش کو پیدا کیا اور چوتھے حصّے کے آگے چار اجزاء بنائے۔ ان میں سے پہلے جزء سے حاملین عرش کو دوسرے سے کرسی کو تیسرے سے باقی فرشتوں کو پیدا کیا اور چوتھے جزء کے پھر چار ٹکڑے کیے۔ ان میں سے پہلے ٹکڑے سے آسمانوں کو دوسرے سے زمینوں کو تیسرے سے جنّت و دوزخ کو اور چوتھے ٹکڑے کے مزید چار حصّے کیے ان میں سے پہلے حصّے سے مومنین کی آنکھوں کا نُور اور دوسرے سے اُنکے دلوں کا نُور یعنی معرفتِ الٰہیہ اور تیسرے سے اُن کی زبانوں کا نُور یعنی کلمہ توحید لاإلہ الا اللہ محمد رسول اللہ بنایا۔

__شرح__ : اس حدیث کا صحیح مطلب سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ حدیث میں یہ جو فرمایا "اللہ نے تیرے نبی کا نُور اپنے نُور سے بنایا" تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ایک جزء کو نُورِ محمدی بنا دیا کیونکہ

(i) اگرچہ ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ کو بھی نُور کہا گیا ہے ، لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات کی اصل حقیقت کیا ہے اور اس کی کیفیّت کیا ہے ؟ اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تو ایک نامعلوم حقیقت کے بارے میں یہ حکم لگانا کہ وہ ذی اجزاء ہے اور اُس نے اپنے ایک جُزء کو اپنے سے علیحدہ کر دیا غیر معقول بات ہے بلکہ اس کو ذی اجزاء کہنا بھی دلائل کی رو سے غلط ہے کیونکہ ذی اجزاء کو اس کی حاجت ہوتی ہے کہ کوئی دوسرا اس کو ترتیب دے حالانکہ اللہ تعالیٰ حاجت سے منزہ ہے۔

(ii) اللہ تعالیٰ کی ذات واجب ہے جو تصرفات کو قبول نہیں کرتی کیونکہ تصرفات قبول کرنا ممکن ہونے کی علامت ہے۔ لہٰذا "اپنے نُور" کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں جو نُور کے خزانے ہیں اُن سے اور نُور کی جو اضافت و نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے تو اس وجہ سے کہ وہ مہتم بالشان ہے اس لیے شرف و بزرگی بتانے کے لیے اضافت ہے جیسا کہ بیت اللہ میں خانہ کعبہ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور جیسے حضرت آدم علیہ السّلام میں جو رُوح پھونکی گئی اُس کی اضافت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف

کی اور فرمایا و نفخت فیہ من روحی (اور میں نے اس میں رُوح پھونکی) یعنی اپنے خاص امر سے پیدا کردہ رُوح پھونکی۔

۲۔ حدیث میں فرمایا" سب سے پہلے تیرے نبی کا نُور پیدا کیا"

اس کا بیان یہ ہے کہ قرآن پاک میں ہے۔ وان من شیٍٔ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم۔

معلوم ہُوا کہ وہ تسبیح و تحمید حالی نہیں ہے بلکہ قولی ہے کیونکہ حالی تسبیح و تحمید کو سمجھنا مشکل نہیں ہے جبکہ یہاں فرمایا کہ تم ان اشیاء کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو اور جو تسبیح و تحمید قولی ہو اس کے لیے کسی قدر شعور کا ہونا ناگزیر ہے اور ذی شعور حقیقت رُوح کہلاتی ہے۔ تو اس آیت کی رو سے عالم کی ہر شے میں کوئی شعور رکھنے والی رُوح موجود ہے اور ارواح سب نُورانی ہوتی ہیں اسی لیے وہ انتہائی لطیف ہوتی ہے۔

اب سمجھیے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عالم کی اصل یعنی نُور کو پیدا کیا۔ گویا ہم یُوں کہہ سکتے ہیں کہ سب سے پہلے عالم نُور کی پیدائش ہُوئی اور مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ایک عرصے تک عالم نُور برقرار رہا۔ اسی نُور سے پھر ارواح کی اپنے اپنے وقت میں تخلیق کی گئی تو نُور میں وہ جُزء جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مبارکہ کی تخلیق کی گئی مرکزہ (NUCLEUS) کی حیثیت رکھتا تھا یعنی اس کو سب سے زیادہ اہمیت اور شرف حاصل تھا اس لیے باقی کو تابع کر کے پُورے نُور کی نسبت و اضافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دی گئی۔

پھر ایک مُدّت گزرنے کے بعد اس نُور کے چار حصّے کیے گئے۔ ایک حصّہ جس میں مرکزہ تھا اسکو چھوڑ کر باقی کے تین حصّوں میں سے ایک سے قلم کی رُوح کو، دوسرے سے لوح کی رُوح کو اور تیسرے سے عرش کی رُوح کو پیدا کیا گیا۔ چوتھے حصّہ کے آگے چار اجزاء کیے گئے ان میں سے پہلے جُزء سے حاملین عرش کی ارواح کو دوسرے سے کرسی کی رُوح کو تیسرے سے فرشتوں کی ارواح کو پیدا کیا گیا اور چوتھے جُزء کے پھر چار ٹکڑے کیے گئے۔ ان میں سے پہلے جُزء سے آسمانوں کی ارواح کو دوسرے سے زمینوں اور اُن کے اندر اُوپر پائی جانے والی مخلوقات کی ارواح کو (اور مرکزہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مبارکہ کو) تیسرے ٹکڑے سے جنّت دوزخ کی ارواح کو اور چوتھے ٹکڑے کے مزید چار حصّے کیے جن سے مومنین کی آنکھوں کا دلوں کا اور زبانوں کے نُور بنائے گئے۔

غرض پہلے عالم نُور تھا پھر اس سے عالم ارواح وجود میں آیا۔ بعد میں جب اللہ تعالیٰ کے علم و ارادہ میں تھا، اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ان ارواح کو اُن کے مناسب حال اجساد و اجسام عطا کیے۔ اس طرح سے یہ عالم مادی وجود میں آیا۔